انسانی کلوننگ ایک جائزہ

از: سید صلاح الدین قادری (لیکچرار شعبہ حیوانات)

جامعہ ملیہ گورنمنٹ ڈگری کالج ملیر کراچی

جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی تحقیقات و ایجادات سے رونما ہونے والے عصری مسائل کی فقہی تحقیق کے سلسلہ میں 11 اور 12 دسمبر بروز ہفتہ، اتوار جامعہ المرکز الاسلامی کے زیر ادارت اوقاف ہال پشاور میں پانچویں فقہی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک و بیرون کے جید اہل علم نے پُر مغز مقالات پیش کیے، کانفرنس کے منتخبہ عنوانات میں سے ایک عنوان بنام انسانی کلوننگ کا ایک شرعی جائزہ پر سید صلاح الدین قادری صاحب کا تحقیقی مقالہ موصول ہوا جسے اہل علم کے افادہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	کلون اور کلوننگ	۲	افزائش نسل اور کلوننگ
۳	انسانی کلوننگ	۴	تولیدی کلوننگ
۵	افزائش نسل	۶	نکاح
۷	بانجھ پن	۸	تولیدی کلوننگ کا جائزہ
۹	ستر و حجاب	۱۰	بیضوں کا ضیاع
۱۱	جنین کا ضیاع	۱۲	نسب کا معاملہ
۱۳	تولیدی کلوننگ کے مقاصد کا تجزیہ	۱۴	مردہ انسان کے اعضاء کا استعمال
۱۵	موروثی امراض سے پاک بچے یا حسین اور ذہین بچے	۱۶	معالجاتی کلوننگ
۱۷	انسانی بیضہ کا استعمال	۱۸	جنین کشی
۱۹	توہین انسانیت	۲۰	حرف آخر

اسلام میں حصول علم اور بحث و تحقیق ایک پسندیدہ مشغلہ ہے دین اور دنیا کو سنوارنے کیلئے علم کا حصول فرض ہے اور ایسے علوم کے حصول کو اسلام رد کرتا ہے جو بگاڑ پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں اسلام دین کامل ہونے کے ناطے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے۔ سائنسی حوالے سے ایسی تحقیق جس میں اللہ سے بغاوت کا عنصر نہ ہو جائز ہوتی ہے اور اللہ کی نشانیوں پر غور کرنا بہترین کاموں میں شمار ہوتا ہے ایسی کوئی بھی سائنسی تحقیق جس کا مقصد انسانیت کو نقصان پہنچانا یا اللہ سے بغاوت یا ایسی تحقیق جو براہِ راست اسلامی احکامات سے

متصادم ہونا جائز قرار پاتی ہے۔ موجودہ دور میں سائنسی تحقیقات اور ان کے مقاصد کے حوالے سے اس بات کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے کہ تحقیقات کے حوالے سے اسلامی نکتہ نگاہ معلوم ہو کیونکہ بعض مواقع پر صورتحال یکدم نئی ہوتی ہے۔ اور اس بارے میں براہِ راست احکامات موجود نہیں ہوتے ہیں اس قسم کی پیچیدہ صورت حال میں مقاصد اور طریقہ کار کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی احکامات کی روشنی میں نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے اس قسم کی ایک صورت حال کلوننگ کے حوالے سے بھی درپیش ہے۔ کلوننگ کے معاملے میں اخلاقی، حیاتیاتی اور مذاہب کے حوالے سے عالمی سطح پر بحث جاری ہے جو کہ روز بروز طول پکڑتی جارہی ہے عالم اسلام بھی اس بحث میں شامل ہے دنیا کی نظریں اسلامی نکتہ نظر جاننے کے لئے ہماری طرف دیکھ رہی ہے تاکہ الہامی مذاہب کے نکتہ نظر سے آگاہی ہو یا ہماری کسی کوتاہی کو ڈھونڈ کر اپنے درست ہونے کا جواز پیدا کیا جاسکے۔ سنبھل کر بات کرنی ہے مقاصد میں انسانی ہمدردی ہے تو طریقہ کار میں قباحتیں دونوں کا بغور جائزہ لینا ہے اسلامی نکتہ نظر سے کلوننگ کے جائز و ناجائز ہونے کا فیصلہ کس طرح کیا جائے کیونکہ قرآن اور سنت میں کلوننگ کے حوالے سے براہِ راست احکامات نہیں ملتے یہاں ایک حدیث مبارکہ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ اس قسم کے حالات میں سے اسلام کا نظریہ کیا ہوگا؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس کا حکم قرآن وسنت میں مذکور نہیں تو اس سلسلے میں ہمارے لئے کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس بارے میں فقہاء وعابدین سے مشورہ کر کے کوئی رائے قائم کرو انفرادی رائے کو نافذ نہ کرو'' (یہ حدیث طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کی ہے امام حدیث حافظ ہیثمی نے فرمایا کہ اس حدیث کے سب راوی معتمد اور رجال صحیح ہیں) ماخوذ انسانی اعضاء کی پیوندکاری ص نمبر ۴ مرتبہ مفتی محمد شفیع ناشر دارالاشاعت کراچی) اس حدیث مبارکہ سے انسانی کلوننگ کے عمل کے بارے میں اسلامی نکتہ نگاہ اخذ کرنے کا راستہ مل جاتا ہے مگر تاحال اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں دنیا بھر کے علماء کونسل نے انسانی کلوننگ کے عمل کو افزائش نسل کے لئے ناجائز قرار دیا ہے مصر کی صورت حال بھی یہی ہے ہمارے یہاں انفرادی آراء زیادہ ہے اس حوالے سے چند مضامین موجود ہیں ان میں بھی حاصل بحث نہیں کی گئی کہ اس طریقہ کار میں کیا صورتیں ہیں اور کونسے احکامات سے متصادم ہیں کون سے نہیں؟ اس سلسلے میں کئی فتوے بھی موجود ہیں صورتحال یہ ہے کہ اکثر فتوے کلوننگ کے عمل کو تین خواتین کی مدد سے ممکن دیکھتے ہیں کلوننگ کی دیگر صورت حال کو بیان نہیں کرتے اگرچہ کلوننگ کے عمل کو ناجائز اکثریت نے قرار دیا ہے مفتی الدیار المصریہ الدکتور فرید واصل کے فتوے سے اتفاق کیا جاتا ہے اور علماء کی اکثریت ہمارے یہاں بھی اس فتوے سے متفق نظر آتی ہے۔ انسانی کلون کے عدم جواز پر علمی، طبی، اخلاقی، عقلی اور معاشرتی طور پر اجماع قائم ہے (المجمع ۲۳ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ) (ماخوذ انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت مولانا مفتی ذاکر حسن نعمان، صفحہ ۱۲۴ المباحث الاسلامیہ شمارہ ۲ جون تا ستمبر ۲۰۰۳) علامہ یوسف القرضاوی کی رائے بھی یہی ہے ''شریعت اسلامی کا مزاج جو تمام صریح نصوص، واضح فقہی اصولوں اور مقاصد عامہ کی رعایت سے اخذ شدہ ہے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ انسانی کلوننگ اختیار کی جائے'' علماء کی اکثریت کی رائے کے برخلاف ڈاکٹر طاہر القادری کی رائے بالکل منفرد ہے ''کلوننگ ٹیکنالوجی اگر جانوروں کی طرح انسانوں میں بھی شروع ہوگئی تو شریعت مطہرہ کو اس پر

کوئی اعتراض نہ ہوگا اور وہ جائز ہوگا'' (کلوننگ تعارف، امکانات، خدشات، شرعی نکتہ نگاہ مرتبہ نور احمد شاہناز ناشر اسکالرز اکیڈمی کراچی) موافقت ومخالفت میں علماء کی رائے تولید کلوننگ کے حوالے سے ہے معالجاتی حوالے سے کچھ ابہام ہے جس کو جلد از جلد دور کرنا ضروری ہے یہاں بھی موافقت ومخالفت ہے مگر رائے کا اظہار نہیں ہے علامہ یوسف قرضاوی کا نکتہ نظر یہ ہے کہ کلوننگ امراض کے علاج میں کسی طرح استعمال ہوگی یہ میں نہیں جانتا اگر اس سے مراد یہ ہے کہ کلوننگ شدہ انسان، طفل یا جنین بناتے جائیں تاکہ ان کے اعضاء نکال کر مریض انسان کے علاج میں کام آئیں تو یہ صورت ہرگز جائز نہیں ہوگی کیونکہ مخلوق باحیات ہے چاہے کلوننگ کے ذریعے ہی پیدائش ہوئی ہو اس لئے اس کے اعضائے جسم کو ضائع نہیں کیا جاسکتا چاہے وہ ابھی مرحلہ طفولیت یا جنین ہی میں کیوں نہ ہو اس کی حرمت وقوع پذیر ہو چکی ہے۔ اگر کلوننگ سے مخصوص اعضاء جسم ہی کی پیداوار ہو سکے جیسے دل، جگر، گردے وغیرہ تاکہ محتاج مریض اور معذور افراد کے کام میں لائے جائیں تو یہ صورت مقبول ہے دین میں پسندیدہ اور باعث ثواب ہے۔ قرضاوی صاحب کی رائے میں علاج کی غرض سے جو جائز طریقہ کار ممکن ہے وہ کلوننگ کے زمرے میں نہیں آتا اس طرح معالجاتی کلوننگ کی ناجائز صورت ہی معالجاتی کلوننگ کا طریقہ کار ہے بعض مسلمانان اسلام اس کے جائز ہونے کے جواز میں جنین میں 120 دن بعد روح پڑنے کی حدیث کو جواز بناتے ہیں ان کی نظر میں چونکہ جب تک جنین میں روح نہ پڑ جائے اس کی حرمت وقوع پذیر نہ ہوگی۔ اس تمام بحث میں دلچسپ بات یہ ہے کہ انسانی کلوننگ میں ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے البتہ انسانی کلون تیار کرنے کے بلند وبالا دعوے متواتر ہوتے رہتے ہیں انسانی کلوننگ کے بارے میں اسلام کا نکتہ نظر جاننے کیلئے کلوننگ کے طریقہ کار، مقاصد کو حیاتیاتی حوالے سے دیکھا جائے اور اس بارے میں جو شرعی احکامات اس عمل سے متصادم ہیں انہیں واضح کر دیا جائے مندرجہ ذیل نکات کے تحت ہم اسلامی حوالے سے کلوننگ کے عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔

(ا) کلون اور کلوننگ:۔

کلون کے لغوی معنی چیز کی ہو بہو نقل کے ہیں، لفظ کلون (Clone) انگریزی زبان میں لفظ (Klon) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی کسی پودے کے اسی شاخ کے ہیں جس کے دوسرے سرے پر کوئی اور پودا منسلک ہو دونوں پودوں کو باہم منسلک رکھنے والی اس شاخ کو (Klon) کہتے ہیں۔ عربی زبان میں کلون کے ہم معنی لفظ استنساخ ہے۔ حیاتیات کے حوالے سے کلون کی تعریف یوں کی جاتی ہے ''ایسا جاندار جو اپنے مورث (Ancestor) کی ہو بہو نقل ہو'' عمومی طور پر حیاتیات میں سالمہ سے لیکر جاندار کی ہو بہو نقل کے لئے کلون کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے مگر بطور خاص یہ اصطلاح اس جگہ استعمال ہوتی ہے جہاں جاندار کلوننگ کے عمل کے ذریعے پیدا ہو کلوننگ کے عمل کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ ''ایسے تمام عضویئے (Organisms) جن میں افزائش نسل کے لئے صرف اور صرف صنفی طریقہ تولید ہو ان میں غیر صنفی طریقے پر واحد مورث کی ہو بہو جینیاتی نقل تیار کئے جانے کا عمل کلوننگ کہلائے گا'' اور کلوننگ کی تکنیک کو یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ''ایسی تکنیک جس کے تحت کسی عضویئے کی جینیاتی مماثل تیار کرنے کے لئے غیر بار آور شدہ بیضے (Unfertilized Ovum) کے مرکزے سے عضویئے کے جسمی (Somatic) خلیہ کا مرکزہ تبدیل کر دیا جائے''

(۲) افزائش نسل اور کلوننگ:۔

قدرت نے ہر جاندار کو اپنی نسل برقرار رکھنے کے لئے افزائش نسل کی صلاحیت عطاء کی ہے اور اسی مقصد کے لئے ان میں نر اور مادہ کے جوڑے بنائے ہیں اس نر اور مادہ کے جوڑے کے پیچھے بھی ایک حکمت پوشیدہ ہے۔ اگر ہم انسان کی مثال پر غور کریں۔ ایک انسانی جسم کھربوں خلیات سے مل کر بنا ہے ہر خلیہ میں ایک مرکزہ ہوتا ہے جس میں دھاگے نما اجسام جنہیں لون جسیمے (Chromosomes) کہتے ہیں موجود ہوتے ہیں یہ لون جسیمے جوڑوں کی صورت میں موجود ہوتے ہیں جو 23 جوڑے یعنی 46 عدد ہوتے ہیں ان 46 لون جسیموں پر متعلقہ فرد کی تخلیق سے لے کر رنگ، روپ، شکل وصورت غرض ہر طرح کی ہدایت تحریر ہوتی ہے یہ ہدایات لون جسیموں پر جینز (Genes) کی صورت میں تحریر ہوتی ہے جینز دراصل ڈی، این، اے (DNA) کے سالموں پر مشتمل ہوتی ہیں انسانی جسم کے ہر خلیے میں DNA کی مقدار وساخت یکساں ہوتی ہے۔ انسانی جسم کو ہم خلیات کی تقسیم کی نوعیت کے حساب سے دو طرح کے خلیات میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) جسمی خلیات (Somatic Cell)　　(۲) جرم خلیات (Germ Cell)

جسمی خلیات سے سارا جسم بنا ہوتا ہے یہ خلیات تقسیم در تقسیم ہو کر جسم کی نشو نما کرتے ہیں جب ایک جسمی خلیہ ایک سے دو خلیات میں تقسیم ہوتا ہے تو تقسیم سے قبل ہر خلیے میں لون جسیمے اپنی اپنی نقل تیار کر لیتے ہیں (دوسرے الفاظ میں ڈی این اے کی نقل تیار ہوتی ہے) یوں جب ایک خلیہ ایک سے دو خلیات میں تقسیم ہوتا ہے تو دونوں خلیات میں لون جسیموں کی تعداد 46، 46 ہی رہتی ہے۔

جرم خلیات مردوں کے خصیوں میں اور خواتین کے بیضہ دان میں پائے جاتے ہیں۔ یہ خلیات تقسیم ہو کر بالترتیب عضویئے اور بیضے پیدا کرتے ہیں ان خلیات میں تقسیم کے نتیجے میں چار خلیات بنتے ہیں ان خلیات میں دوہری تقسیم ہوتی ہے پہلی تقسیم میں لون جسیموں کے جوڑے علیحدہ ہوتے ہیں اور ایک خلیہ جس میں لون جسیموں کی تعداد 46 ہوتی ہے 23، 23 لون جسیموں کے دو خلیات تشکیل دیتا ہے پھر یہ دونوں خلیات مزید تقسیم ہو کر 23، 23 لون جسیموں والے چار خلیات تشکیل دیتے ہیں۔ بار آوری کے عمل میں عضویہ اور بیضہ کا ملاپ ہوتا ہے دونوں میں 23، 23 لون جسیمے ہوتے ہیں بار آوری کے عمل میں عضویہ بیضے سے ملاپ کرتا ہے تو اس کا مرکزہ بیضے کے اندر داخل ہو کر بیضے کے مرکزے سے مدغم ہو جاتا ہے یوں ایک 46 لون جسیموں کا مرکزہ بن جاتا ہے یہ ابتدائی جنین جسے جگتہ (Zygote) کہتے ہیں جگتہ میں 23 لون جسیمے نطفہ کے اور 23 بیضہ کے ہوتے ہیں۔ جگتہ میں تقسیم جسمانی خلیات میں ہونے والی تقسیم ہوتی ہے جگتہ ایک سے دو، دو سے چار خلیات میں تقسیم ہوتی ہے۔ (اس وقت اگر جگتہ کے دونوں یا چاروں خلیات علیحدہ کر دیں تو ہر خلیہ انفرادی طور پر ایک جنین کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے)۔ اور تقسیم در تقسیم ہوتے ہوئے خلیات کی ایک کھوکھلی گیند کی صورت اختیار کر لیتا ہے خلیات کی اس گیند کے خلیات کو اگر علیحدہ کر دیں تو یہ ایک مکمل جنین کی صورت اختیار نہیں کر سکتے۔ مگر اس گیند کے اندر خلیات کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جنہیں خلیات ساق (Stem Cell) کہتے ہیں ان خلیات میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ یہ جسم کے اندر پائے جانے والے ہر قسم کے خلیات تشکیل دے سکتے ہیں۔ خلیات کی کھوکھلی گیند جسے علقہ کہتے ہیں رحم مادر سے اپنا تعلق جوڑتی ہے اور پھر

خلیات کی تہیں بنتی ہیں جن سے اعضاء بنتے ہیں اور ایک انسانی صورت اختیار ہو جاتی ہے۔ جب ایک انسان کی تشکیل مکمل ہو جاتی ہے۔ تو ہر خلیہ میں وہی ہدایات ہوتیں ہیں۔ جو کہ جگتہ میں تھیں مگر اب جگر کے خلیات صرف جگر کے ہی خلیات، جلد کے خلیات، صرف جلد کے خلیات تشکیل دیتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ ایک جلد کا خلیہ الگ کر لیا جائے اس سے ایک اور جنین بن جائے۔ کلوننگ کے عمل میں جسمانی خلیہ سے یہ کام کس طرح لیا جائے یہ ایک مشکل کام تھا خلیہ میں تمام ہدایات موجود ہیں مگر فعال نہیں ان ہدایات کو متحرک کرنے کا کام اس طور پر انجام دیا گیا کہ خلیہ کو ناقہ زرگی کی حالت میں لا کر مختلف کیمیائی مرکبات کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے پھر بیضہ حاصل کر کے اس کا مرکزہ علیحدہ کر لیا جاتا ہے اور جس جسمانی خلیہ کو تیار کیا گیا تھا اس کا مرکزہ نکال کر اس کو کھوکھلے بیضے میں داخل کر دیا جاتا ہے پھر برقی شرارے یا کیمیائی مرکبات کی مدد سے بیضہ کو اس مرکزہ کو قبول کرنے پر مائل کیا جاتا ہے یوں جسمانی خلیہ کے مرکزے میں جنین کی تشکیل کی ہدایات فعال ہو جاتی ہیں اور جسمانی خلیہ کے مرکزے کا حامل بیضہ جگتہ کی طرح عمل کرنے لگتا ہے۔

(۳) انسانی کلوننگ:۔

حیوانات میں کلوننگ کے عمل میں کامیابی حاصل ہونے پر انسانی کلوننگ کا بھی سوچا جانے لگا مگر کچھ لوگ با آواز بلند سوچنے لگے اور انسانی کلوننگ کرنے کے دعویدار بن گئے یوں وقتاً فوقتاً دعوے ہونے سے انسانی کلوننگ کی بحث جاری ہوگئی اور مختلف ممالک میں انسانی کلوننگ کے تجربات نے معاملے کو الجھا دیا اور موجودہ صورتحال یہ ہے کہ انسانی کلوننگ پر اقوام متحدہ کی طرف سے پابندی کی تجویز پیش کی گئی اور یہاں بھی معاملہ کسی حال پر نہیں پہنچ سکا۔ اسلامی حوالے سے کلوننگ کے عمل کا جائزہ لیتے ہیں، اس جائزے کو تولیدی اور معالجاتی حوالے سے دیکھتے ہیں اور مقاصد اور تکنیک کا اسلامی احکامات کی روشنی میں تجزیہ کرتے ہیں۔

(۴) تولیدی کلوننگ:۔

تولیدی کلوننگ سے مراد ایسی کلوننگ ہے جس کا مقصد افزائش نسل ہو اس قسم کی کلوننگ کے مقاصد کئی بیان کئے جاتے ہیں۔ جن میں انسانی ہمدردی کا عنصر نمایاں کیا جاتا ہے اور اس کے مضمرات کو بیان نہیں کرتے انسانی کلوننگ کا سب سے پہلا مقصد ایسے بانجھ پن جوڑے جو جدید ترین حیاتیات تکنیک کے باوجود صاحب اولاد نہیں انہیں اولاد کے حصول میں مدد دینا بتایا جاتا ہے اس مقصد کے جائزے کے لئے پہلے چند اسلامی احکامات پیش نظر رکھتے ہیں اور اس مقصد اور کلوننگ کی تکنیک کا تجزیہ کرتے ہیں۔

(۵) افزائش نسل:۔

نسل انسانی کو جاری وساری رکھنے کے لئے افزائش نسل کا طریقہ کار اللہ رب العزت کے اس منصوبے کا حصہ ہے جس کے تحت قیامت تک نسل انسانی جاری رہے گی قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ”اے انسانو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس کا جوڑ ا بنایا اور دونوں سے بے شمار مرد اور عورتوں کو پھیلایا“ (سورۃ النساء نمبر ۱) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: نسل انسانی کو

جاری وساری رکھنے کے لئے مرد اور عورت کا جوڑا بنایا اس لئے افزائش نسل کا فریضہ ان ہی دونوں نے مل کر سرانجام دینا ہے مگر اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے ان کو بالکل آزاد نہیں چھوڑ دیا گیا اس کی ادائیگی کے لئے راہ بھی متعین کر دی ہے جو کہ نکاح کی راہ ہے۔

(۶) نکاح:۔

نکاح کے ذریعے انسانوں کو آزادانہ جنسی ملاپ سے روکا گیا ہے اور خاندانی نظام اور سلسلہ نسب قائم کیا گیا نکاح کی بدولت معاشرے میں بے راہ روی سے پیدا ہونے والے مسائل کا خاتمہ ہو جاتا ہے عورت کی عفت کو تحفظ حاصل ہوتا ہے جنسی تعلقات کا متعین حل سامنے آتا ہے اور ہم جنس پرستی کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ مرد کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اس کے لئے بھی قرآن کریم میں نہایت واضح ہدایات ہیں۔ ''اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح نہ کرنا مگر (جاہلیت میں) جو ہو چکا (سو ہو چکا) یہ نہایت بے حیائی اور (خدا کی) ناخوشی کی بات تھی۔ پھوپھیاں، اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں اور مائیں حرام کر دی گئی ہیں'' اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لیتے ہیں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی بیٹیوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکھٹا کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک خدا بخشنے والا اور رحم والا ہے۔ وہ شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر جو اس پر ہو کر لونڈیوں کے طور پر تمہارے حصے میں آجائیں (یہ حکم) خدا نے تم کو لکھ دیا ہے اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی۔'' سورۃ النساء آیت ۲۲ تا ۲۴''

(۷) بانجھ پن:۔

افزائش نسل کے لئے مرد وعورت وہ بھی جن کے درمیان نکاح ہو بہتر صورت ہے مگر ایسے مرد وعورت جو نکاح کے بندھن سے منسلک ہوں مگر اللہ نے انہیں اولاد کی نعمت سے محروم رکھا ہے ان کے لئے شریعت کا تقاضہ کیا ہے۔ بانجھ پن کی بیماری کا علاج کرانا چا. ہئے حدیث مبارکہ ہے ''ایک بار کچھ عرب بدو رسول ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے رسول ﷺ کیا ہم اپنا علاج خود کریں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اے اللہ کے بندوں تمہیں لازماً اپنا علاج کرنا چاہئے کیونکہ اللہ نے کوئی مرض اس کے علاج کے بغیر پیدا نہیں کیا ہے ماسوائے ایک مرض کے، انہوں نے پوچھا کونسا مرض؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بڑھاپا۔

شریعت اسلامی میں بانجھ پن کے علاج کو جائز قرار دیا ہے۔ اور اگر دوا کی کوئی صورت کارگر نہ ہو تو فقہاء نے مصنوعی تخم ریزی اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے حصول اولاد کو جائز قرار دیا ہے مگر اس امر کے ساتھ کہ نطفہ اور بیضہ کا ملاپ نکاح کے احکامات کے مطابق یعنی شوہر کے نطفہ سے ہی عورت کا بیضہ بار آور کیا جائے اس طریقہ کار کی دوسری تمام صورتیں شریعت کے تحت جائز نہیں ہیں۔

(۸) تولیدی کلوننگ کا جائزہ:۔ تولیدی کلوننگ کا تکنیک کے حوالے سے مرحلہ وار جائزہ لیتے ہیں پھر اس کے مقاصد کا جائزہ لیتے

ہیں تکنیک کے حوالے سے ہم اسے تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں۔

پہلا مرحلہ: کلوننگ کی تکنیک کے حوالے سے پہلا مرحلہ کثیر تعداد میں بیضوں کا حصول ہے حیاتیاتی حوالے سے ممالیوں میں یہ کام دشوار سمجھا جاتا ہے انسانی معاملہ میں اخلاقی، سماجی اور مذہبی رکاوٹیں بھی شامل ہو جاتی ہے ایک خاتون میں فطری طریقے پر ایک وقت میں ایک سے دو بیضے تیار ہوتے ہیں کئی بیضے ایک ساتھ حاصل کرنے کے لئے ٹیسٹ ٹیوب بے بی طریقے میں خاتون کو راحینی خوراک استعمال کرائی جاتی ہے جس کے بعد جراحت کے ذریعے بیضے حاصل کئے جاتے ہیں بسا اوقات 10 تا 15 بیضوں کے حصول کے لئے کئی بار جراحت کا عمل کرنا پڑتا ہے۔ انسان میں چونکہ ابھی تک کلوننگ کے عمل میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے اس لئے اندازہ حیوانات کے تجربات کی بنیاد پر لگایا جا سکتا ہے جن میں انسان کی نسبت کلوننگ کا عمل سہل ہے دنیا کی پہلی کلون بھیڑ ڈولی کے لئے بھیڑ کے 277 بیضے استعمال ہوئے ایشائی بھینسے گائے کے لئے 692 گائے کے بیضے استعمال ہوئے۔ بندر کا کلون تیار کرنے میں ناکامی ہوئی ہے مگر ایک جنین کے مرحلہ کو حاصل کرنے کے لئے 738 بیضے استعمال ہوئے انسانی جنین کی تیاری جس میں کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی جنین صرف چار خلیات کے مرحلے تک ہی پہنچ سکا اس میں 71 بیضے استعمال ہوئے اور بیضوں کی یہ تعداد 7 خواتین کی مدد سے حاصل ہو سکی۔ ان تجربات کی روشنی میں بہ آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسان میں اس کام کے لئے بیضوں کی کہیں زیادہ تعداد درکار ہوگی اب اس کام میں کیا شرعی اعتراضات سامنے آتے ہیں۔

(۹) ستر و حجاب:۔

کثیر تعداد میں بیضوں کے حصول کے لئے خاتون کو جراحت کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے اس کام میں غیر محرم کے آگے ستر کھولنا پڑتا ہے اس قسم کی صورتحال ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں بھی درپیش ہوتی ہے مگر اولاد کے حصول کا واحد طریقہ ہونے پر اس بات کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے یہاں اول مسئلہ کلون کے اولاد ہونے کا ہے۔ دوئم مسئلہ ایک سے زائد خواتین کی صورت میں پیدا ہوتا ہے یعنی وہ خواتین جو کہ صرف بیضہ فراہم کریں گی اور کلون سے بظاہر کوئی ان کا تعلق نہیں بنتا ہے کیا وہ اس کام کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر سرانجام دے سکتی ہے؟ شریعت میں اس کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے۔

(ضرر) کثیر تعداد میں بیضوں کے حصول کے لئے راحینی خوراک کا استعمال کرنا پڑتا ہے جس کے باعث خاتون کی صحت متاثر ہوتی ہے پھر جراحت کا عمل بھی ہے خواہ مخواہ انسان کو ضرر پہنچانا یا کسی ناجائز مقصد کے حصول کے لئے قطعی درست نہیں۔

دوسری مرحلہ:۔

بیضوں کے حصول کے بعد جس شخص کا کلون تیار کرنا ہے اس کے جسمانی خلیات حاصل کئے جائیں گے جن میں مخصوص کیمیائی طریقے پر کلوننگ کے لئے تیار کیا جائے گا پھر ان جسمانی خلیات کے مرکزے علیحدہ کرئے جائیں گے اسی دوران بیضوں سے ان کے مرکزے

نکال کر انہیں کھوکھلا کر دیا جائے گا اب ان کھوکھلے بیضوں میں جسمانی خلیات کے مرکزے منتقل کر دیئے جائیں گے ان جسمانی خلیات کے حامل بیضوں کو ہلکے سے برقی شرارے یا کیمیائی مادوں کی مدد سے جسمانی خلیہ کا مرکزہ قبول کرنے پر مائل کیا جائے گا جونہی بیضہ جسمانی خلیہ کو قبول کرلے گا یہ جگتہ کی طرح تقسیم ہونے لگے گا جب تک جگتہ تقسیم در تقسیم ہوکر سو سے زائد خلیات کی کھوکھلی گیند کی صورت اختیار نہیں کرلیتا اس کی نمو تجربہ گاہ کے ماحول میں کی جائے گی جب تک جنین کی کھوکھلی سوخلیات کی گیند تیار ہوگی جسے علقہ بھی کہتے ہیں اس رحم میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ان مرحلے پر مندرجہ ذیل قباحتیں ہیں۔

(۱۰) بیضوں کا ضیاع:۔

کلوننگ کے عمل کے لئے کثیر تعداد میں بیضوں کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ مرکزوں کی تبدیلی کے عمل کے دوران کئی بیضے ضائع ہوجاتے ہیں اور بیشتر جنین کی صورت اختیار نہیں کر پاتے ہیں۔ڈولی کے لئے 277 بیضوں میں سے 29 جنین تیار ہوسکے اور 248 بیضے ضائع ہوئے ایشائی بھینسے کے لئے 692 بیضوں میں سے 42 جنین تیار ہوسکے اور 650 بیضے ضائع ہوئے انسانی بیضوں کا اس کثیر تعداد میں ضیاع سوالیہ نشان ہے۔یہ جواز کہ خواتین کی ماہواری میں قدرتی طور پر بیضے ضائع ہوتے ہیں کوئی جواز نہیں ہے احتلام میں بھی نطفہ ضائع ہوتا ہے مگر جلق گناہ میں شامل ہے۔

(۱۱) جنین کا ضیاع:۔

بیضوں کے ضیاع کی طرح جنین بھی کثیر تعداد میں ضائع ہوتے ہیں اکثر جنین علقہ کے مرحلے تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہوجاتے ہیں جنین کا ضیاع بھی ایک اہم اعتراض ہے اس کا مفصل جائزہ آگے معالجاتی کلوننگ کے حوالے سے کیا جائے گا۔

(۱۲) نسب کا معاملہ:۔

انسانی کلوننگ کے حوالے سے سب سے زیادہ قابل اعتراض بات یہی ہے کہ ایک عام انسانی جنین بننے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بیضے کے ساتھ نطفہ کا ملاپ ہوتا ہے اور جگتہ میں نصف لون جیسے باپ کے اور نصف اس کی ماں کے ہوتے ہیں۔کلون جنین کی صورت میں تمام لون جیسے اس شخص کے ہوں گے جس کا کلون تیار ہوگا جب کہ بیضہ سے کوئی حصہ نہیں آتا یوں کلون جنین کے نسب کا معاملہ مشکوک ہوجاتا ہے چند مثالوں سے اس کو سمجھتے ہیں۔اگر ایک شخص عتیق اپنا کلون تیار کروانے کے لئے بیوی کا بیضہ استعمال کرتا ہے تو کلون جنین کی صورت حال کچھ اس طرح سے ہوگی کہ کلون جنین میں نطفہ کا حصہ عتیق کے باپ کا اور بیضہ کا حصہ عتیق کی ماں کا ہوا یوں جنین عتیق کی اولاد کے بجائے عتیق کا بھائی ہوا جنین کی یہی صورت حال اس وقت بھی یہی تھی جب عتیق خود جنینی مرحلے میں تھا اس لحاظ سے کلون عتیق کی اولاد کے بجائے دیرینہ جڑواں ہوا۔اس باعث اگر اس جنین کو عتیق کی بیوی کے رحم میں رکھا گیا تو نسب کے حوالے سے وہ اس کی اولاد جنم دینے سے ہوگا اور نطفہ کی بنیادی پر اس کا دیور۔دوسری صورت میں عتیق کی بیوی اپنا کلون خود تیار کروائے مگر جنین کی صورت حال کے

تحت جنین کا نطفہ کا حصہ اس خاتون کے باپ کا ہے اور بیضہ کا حصہ اس کی ماں کا ہے یہاں بھی جنم دینے سے وہ خاتون اس کی ماں اور نطفہ کی بنیاد پر بہن ہوئی۔

تیسرا مرحلہ:۔

اس مرحلہ میں کلون جنین کو رحم مادر میں منتقل کیا جاتا ہے اگر جنین رحم مادر میں اپنا رابطہ قائم کرلے تو وہ نو ماہ نمو کے مراحل مکمل کر کے تولد ہوگا اس مرحلے میں پہلے مرحلے میں پیدا ہونے والا استر وحجاب کا معاملہ پھر پیدا ہوتا ہے پھر کلون کا نسب کا معاملہ مشکوک ہے۔

(۱۳) تولیدی کلوننگ کے مقاصد کا تجزیہ:۔

(۱) ''بے اولاد جوڑوں کو اولاد''

اگر چہ مقصد پر اعتراض تو نہیں کیا جاسکتا ہے مگر کلون چونکہ اولاد کے زمرے میں شامل نہیں ہوسکتا اس لئے یہ بانجھ پن کا علاج بھی نہیں ہے اس حوالے سے کلون کا جواز نہ حیاتیاتی طور پر ثابت ہے اور نہ مذہبی حوالے سے۔

(۲) ''اکلوتی اولاد کا کلون تیار کروانا''

اس مقصد کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے مگر اولاد کے کلون تیار کرنے میں ایک نئی صورت درپیش ہے۔

(۱۴) مردہ انسان کے اعضاء کا استعمال:۔

شرعی اعتبار سے مردہ انسان کے اعضاء کا استعمال جائز نہیں ہے اسے دفنانے کا حکم ہے صرف ذاتی خواہش پر اس فعل کی اجازت نہیں ہے پھر معاملہ جذبات کا ہے تو اس طرف بھی غور کرنا چاہئے کہ کلون بچہ خود کس نفسیاتی الجھن کا شکار رہے گا کہ اس کے والدین اس سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ وہ اس بچہ کا کلون ہے جس سے اس کے والدین محبت کرتے تھے دوسری بات اصل کی جگہ نقل نہیں لے سکتا وہ غم جو والدین کو لاحق ہے۔کلون بچہ کچھ توجہ تو بٹا سکتا ہے مگر وہ غم ختم نہیں کرسکتا ہے صرف اس خواہش پر شریعت میں اجازت نہیں پھر کلون کی صحت کا معاملہ بھی مشکوک ہے کہ کلون بچہ کیا صحت مند ہوگا؟ یا رہے گا؟۔

(۳) 'ہم جنس جوڑے کا صاحب اولاد ہونا' اسلام میں ہم جنس پرستی کی کوئی گنجائش نہیں تو کجا اس فعل کے مرتکب لوگوں کی مدد کی جائے۔

(۱۵) موروثی امراض سے پاک بچے یا حسین اور ذہین بچے:۔

اس مقصد کے تحت جنین کو رحم مادر میں منتقل کرنے سے قبل اس کا جینیاتی تجربہ کیا جائے گا اگر موروثی امراض کی جنین موجود ہیں تو جنین کو ضائع کردیا جائے شرعی اعتبار سے جنین کو ضائع نہیں کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ ایک منصوبہ یہ ہے کہ جنین میں من پسند خصوصیات والی جینز داخل کردی جائیں یوں حسب منشاء بچے کی تیاری ممکن ہوسکے گی یہ کام اللہ سے بغاوت کے مترادف ہے قرآن میں بتایا گیا ہے کہ یہ

کام انسان شیطان کے قلم کے تحت کرے گا۔

''میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی خلقت کو بدل کر رہیں گے'' (سورۃ النساء آیت ۱۱۹)

(۱۶) معالجاتی کلوننگ:۔

معالجاتی کلوننگ سے مراد ایسی کلوننگ جو کہ معالجہ کی غرض سے کی جائے معالجاتی کلوننگ دراصل کلوننگ اور خلیات ساق معالجہ (Stem Cell Theropy) کا اشتراک ہے خلیات ساق معالجہ میں خلیات ساق کی مدد سے مختلف قسم کی بافتیں تیار کی جاتی ہیں انسانی جسم میں 250 اقسام کے خلیات ہیں اور 20 مخصوص قسم کے خلیات ساق ہوتے ہیں جو کہ اپنے متعلقہ عضو کے تمام خلیے بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں مگر ان خلیات ساق کو ایک بالغ کے جسم سے حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے جنین کے خلیات ساق ہر قسم سے خلیات بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اگر جنین کے خلیات ساق کو حاصل کر کے کاشت کیا جائے اور پھر ان خلیات ساق کو مختلف مرکبات کی مدد سے مخصوص قسم کے خلیات میں تبدیل کر دیا تو یہ خلیات وہ مخصوص بافت کے خلیات بنانے لگتے ہیں جس کی بعد میں پیوند کاری کے ذریعے منتقل کر دی جاتی ہے۔ اس معالجہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مریض کے جسم کا پیوند کو رد کر دینا تھا مگر کلوننگ تکنیک میں کامیابی کے باعث اس مسئلہ کا حل دیکھائی دیا اگر مریض کا کلون جنین تیار کر کے اس سے خلیات ساق حاصل کر لئے جائیں تو اس طرح ان خلیات ساق کی مدد سے جو بافت تیار ہوگی اس کو مریض کا جسم رد نہیں کرے گا یوں نظریاتی طور پر خلیات ساق اور کلوننگ کا اشتراک یعنی معالجاتی کلوننگ کا طبی فائدہ بہت ہے۔ انسان میں خلیات ساق کو مختلف بافتوں میں تبدیل کرنے کے طریقہ کار کا مکمل علم نہیں ہے پھر بھی امید ہے۔ معالجاتی کلوننگ کے طریقہ کار میں مریض کے جسمانی خلیات سے اس طرح کلون جنین تیار کیا جائے گا جس طرح تولیدی کلوننگ کے لئے کیا جائے گا مگر اس میں نہوضیہ کو رحم میں منتقل کرنے کے بجائے اسے توڑ کر اس سے خلیات ساق علیحدہ کر لئے جائیں گے یوں جنین ضائع ہو جائے گا۔ یہاں چند پہلو شرعی اعتبار سے قابل غور ہیں۔

(۱۷) انسانی بیضہ کا استعمال:۔

کیا خواتین کے بیضے کو بطور عطیہ حاصل کیا جا سکتا ہے؟ انسانی اعضاء کے استعمال کے مسئلے میں علماء کی رائے میں انسانی اعضاء یا جز کا استعمال جائز نہ ہوگا پھر جو خواتین یہ عطیہ کریں گی وہ ستر و حجاب اور ضرر کے مسائل کے تحت یہ کام انجام دیں گی۔

(۱۸) جنین کشی:۔

جنین کی حیثیت ایک انسان ہی کی حیثیت میں شمار ہوتی ہے فقہاء کے مطابق جنین کشی کی اجازت نہیں ہے جنین کشی کی اجازت اس صورت میں ملتی ہے جب جنین اور ماں میں سے کسی ایک کی زندگی بچ جانے کا امکان ہو ورنہ دونوں کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ معالجاتی کلوننگ میں ایک جان بچانے کی غرض سے دوسری جان لی جا رہی ہے۔ یعنی جنین کی تشکیل اسی غرض سے کی جا رہی ہے کہ اسے ختم کرنا

ہے یہ بات جنین کا قتل ہی ہوگا۔ چالیس دن سے پہلے جنین حرمت کا نہ ہونا اسلامی حوالے سے درست نہیں ہے جب عزل اور جلق گناہ ہیں تو جنین کے امکانات ایک انسان بننے کے کہیں زیادہ ہیں؟۔

(۱۹) توہین انسانیت:۔

معالجاتی کلوننگ کی غرض سے سور اور گائے کے بیضوں کی مدد سے مخلوط انسانی جنین بنانے کے تجربات کئے گئے ہیں اس طرح کے مخلوط جنین کیا جائز کام ہوسکتے ہیں اس سلسلے میں اسلامی شریعت کا موقف کیا ہوگا؟ حیوانات کے کلون میں انسانی اعضاء کے جنین داخل کرنا مثلاً سور میں اس قسم کے تجربات ہورہے ہیں تاکہ سور کے اعضاء جو کہ انسانی اعضاء ہوں گے مریض کو لگائے جاسکیں اس سلسلے میں حیاتیاتی نکتہ نگاہ سے سور کے امراض خاص کر وائرس جو کہ صرف سور کو متاثر کرتے ہیں انسانوں میں پھیلنے کا خدشہ ہے پھر یہ کام خدا کی تخلیق میں تبدیلی ہے۔ اس طرح ایک خیال یہ بھی ہے کہ ایسے کلون انسان پیدا کئے جائیں جن کے دماغ نہ ہوں یوں ان کلون کے اعضاء مریض کو لگائے جاسکتے ہیں کیونکہ ان کلون کا دماغ نہیں ہوگا اس لئے یہ انسان بھی نہ مانے جائیں گے شرعی اعتبار سے یہ بھی تغیر خلق اللہ میں شمار ہوتا ہے۔ کیا دماغی عارضہ کے افراد انسان نہیں ہیں؟

(۲۰) حرف آخر:۔

اس بحث میں اسلامی نکتہ نظر کے حوالے سے جو تجزیہ پیش کیا گیا ہے وہ اسلامی نکتہ نظر نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ ذاتی رائے ہے جن باتوں کو شرعی اعتبار سے میں نے سمجھا بیان کردیا ہے اب علماء کا کام ہے کہ وہ اسلامی نکتہ نظر پیش کریں اگر کوئی کوتاہی ہے تو اس کی نشاندہی کریں تاکہ یہ کام میری مغفرت میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف کرے۔

وسائل (مال) کے ضیاع کی حرمت:

اسلام نے وسائل کے ضیاع کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کی ہے۔ قرآن مجید میں اتلاف (ضیاع مال) اور فضول خرچی کے لئے اسراف اور تبذیر کی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ علمائے لغت کے مطابق اسراف جائز ضرورتوں اور معاملات میں حد سے زیادہ خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے، جبکہ تبذیر بلاضرورت مال ضائع کرنے کا نام ہے۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو''۔

ایک اور جگہ سورۃ بنی اسرائیل آیات: ۲۶-۲۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور رشتہ دار، محتاج اور مسافر کو اس کا حق دیا کرو اور بے جا مت اڑاؤ، بے شک بے جا اُڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے''۔